1164 12 دسمبر 1984ء
مکمل فائل
اکتوبر تا دسمبر مکمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
۷۳/۳۸
پیر ۵ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ہجری ۔ یکم اخاء ۱۳۶۳ ہش ۔ یکم اکتوبر ۱۹۸۴ء
نمبر ۲۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳۰ ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

آنحضرتؐ اعلیٰ درجہ کے صاف باطن، خدا کیلئے جانباز اور خدا پر توکّل کرنے والے تھے

آپؐ ہزاروں خطرات اور لاکھوں ڈرانے والوں کے سامنے اوّل سے اخیر دم تک ثابت اور قائم رہے

معبودؐ نے خدا کی مرضی اور خواہش میں فنا ہو کر کچھ پرواہ نہ کی کہ کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی

"خیال کرنا چاہیئے کہ کس استقلال سے آنحضرتؐ اپنے دعویٰ نبوّت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اوّل سے اخیر دم تک ثابت اور قائم رہے ...ں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلّی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے ...تے تھے کہ جن پر صبر کرنے سے کسی دُنیوی مقصد کا حاصل ہو جانا وہم بھی نہیں گزرتا تھا۔ بلکہ نبوّت کا دعویٰ کرنے ...ے از دست اپنی پہلی جمعیت کو بھی کھو بیٹھے اور ایک بات کہہ کر لاکھ تفرقہ خرید لیا اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر ...ے وطن سے نکالے گئے۔ قتل کے لئے تعاقب کئے گئے۔ گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہو گیا۔ بارہا زہر دی گئی اور ...راہ تھے وہ بدخواہ بن گئے اور جو دوست تھے وہ دشمنی کرنے لگے اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اُٹھانی ...ن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکّار کا کام نہیں ..... اور پھر صاف گوئی اِس قدر ...عظ کر کے سب قوموں اور سارے فرقوں اور تمام جہان کے لوگوں کو جو شرک میں ڈوبے ہوئے تھے مخالف ...جو اپنے اور خویش تھے اُن کو بُت پرستی سے منع کر کے سب سے پہلے دشمن بنایا۔ یہودیوں سے بھی بات ...ی کیونکہ اُن کو طرح طرح کی مخلوق پرستی اور پیر پرستی اور بداعمالیوں سے روکا۔ حضرت مسیحؑ کی تکذیب اور توہین ...منع کیا جس سے اُن کا نہایت دل جل گیا۔ اور سخت عداوت پر آمادہ ہو گئے اور ہر دم قتل کر دینے کی گھات ...گے۔ اِسی طرح عیسائیوں کو بھی خفا کر دیا گیا کیونکہ جیسا کہ اُن کا اعتقاد تھا حضرت عیسیٰؑ کو نہ خدا نہ خدا کا ...رار دیا اور نہ اُن کو پھانسی مل کر دوسروں کو بچانے والا تسلیم کیا۔ آتش پرست اور ستارہ پرست بھی ناراض ہو ...ونکہ ان کو بھی اُن کے دیوتوں کی پرستش سے ممانعت کی گئی اور مدار نجات کا صرف توحید ٹھہرائی گئی۔ اب جائے ...ف ہے کہ کیا دُنیا حاصل کرنے کی یہی تدبیر تھی کہ ہر ایک فرقہ کو ایسی ایسی صاف اور دل آزار باتیں سنائی گئیں کہ ...ے سب نے مخالفت پر کمر باندھ لی اور سب کے دل ٹوٹ گئے .....

آنحضرتؐ اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جاں باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل ...رنے والے اور محض خدا پر توکّل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس ...ی کچھ بھی پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی اور (باقی صفحہ ۸ پر)

○ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۲۶ ستمبر کو ۲ بچیوں سے نوازا ہے الحمد للہ! حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بچیوں کے نام "ہبۃ النصیر" اور "ہبۃ الرؤف" تجویز فرمائے ہیں۔ احباب جماعت سے بچیوں کی درازی عمر اور نیک اور خادم دین بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(حبیب احمد مربی سلسلہ کھڑیانوالہ ضلع فیصل آباد)

● محترم چوہدری جلال الدین صاحب قمر دارالصدر غربی ربوہ ہارٹ اٹیک کے باعث گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے۔ اب انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا ہے۔ بیماری میں قدرے افاقہ ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ماسٹر بشیر احمد دارالنصر غربی ربوہ)

خصوصی درخواستِ دعا

محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ موصوف شوگر اور دل کی تکلیف وغیرہ عوارض میں مبتلا ہیں کمزوری زیادہ ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص خادم سلسلہ کو اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(مرزا انور احمد۔ ربوہ)

"لازمی چندہ جات ہمارے ایمان کا کم سے کم معیار ہیں۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

یکم اخاء ۱۳۶۳ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل موہ لینے والی نہایت حسین اخلاقی تعلیم

یوں تو سارے ہی انسان اللہ تعالےٰ کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں لیکن بعض انسانوں کو (جنہیں وہ عزیمت کے مقام پر کھڑا کرتا اور جن سے وہ اصلاحِ خلق کا کام لیتا ہے) اُس نے اپنے خاص بندے قرار دیا ہے اور قرآن مجید میں ان کے لئے عِبَادُ الرَّحْمٰنِ کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ براہ راست اُس کی حفاظت میں ہوتے ہیں وہ خود انہیں پروان چڑھاتا اور انہیں ایک خاص مقصد کے پورا کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔ وہی ان کا کارساز اور متولی و متکفل ہوتا ہے اور وہی انہیں اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرما کر اُس مقصد کو پورا کرنے کے سامان کرتا ہے جس کی خاطر وہ انہیں معرضِ وجود میں لاتا ہے اور انہیں مختلف حالتوں میں سے گزار کر پروان چڑھاتا ہے۔ وہ مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ وہ ان کے ذریعہ سے دوسرے انسانوں کو راہِ راست کی طرف لاکر اور ان کی اصلاح کرکے حق کو دنیا میں غالب کرے۔

چونکہ ان عباد الرحمٰن کو لوگوں کی انتہائی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس بناء پر انتہائی نامساعد حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے جہاں سورۃ الفرقان میں اپنے ان خاص بندوں کے اوصاف تفصیل سے بیان کئے ہیں وہاں اس وصف کا بھی بطورِ خاص ذکر کیا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ نہایت نرمی اور ملاطفت سے پیش آتے ہیں۔ دوسرے اُن پر کتنی ہی سختی کریں، ان پر کتنی ہی پابندیاں لگائیں، انہیں دلآزار اور ناروا باتیں کہہ کر کتنا ہی دکھ پہنچائیں وہ کبھی طیش میں نہیں آتے۔ وہ ان سب باتوں پر صبر کا عدیم النظیر مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ دکھ دینے والوں اور اذیت پہنچانے والوں سے ہمیشہ درگزر کا سلوک روا رکھتے ہیں اور کوئی بُرا کلمہ زبان پر لائے بغیر ان کے دل سے خیر خواہ رہتے ہیں اور ان کے لئے سلامتی کی دعائیں کر کرکے ان کے واسطے خدا سے خیر طلب کرتے میں لگے رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ عباد الرحمٰن کی اس خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

(الفرقان آیت ۶۴)

یعنی رحمٰن کے بندے تو وہی ہوتے ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور ذلیل آزاری کی باتیں کرتے) ہیں تو وہ (ان سے لڑتے جھگڑتے نہیں اور بدزبانی کا جواب بدزبانی سے نہیں دیتے بلکہ) کہتے ہیں (تم جو چاہو کہو) ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا ہی کرتے ہیں۔

عباد الرحمٰن کا صبر و استقامت، حسنِ اخلاق اور دوسروں کی خیر خواہی کا آئینہ دار یہ دلوں کو رام کرنے والا نمونہ ہی بالآخر ان کی کامیابی پر منتج ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ حق ان کے ذریعہ دنیا میں غالب آئے بغیر نہیں رہتا اسی لئے حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے متبعین کو یہی نصیحت فرمائی ہے اور انہیں باور کرایا ہے کہ انکی کامیابی کا راز خوش اخلاقی اور حسنِ سلوک میں مضمر ہے:

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کے دو حکم ہیں۔ اوّل یہ کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نہ اُس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوعِ انسان سے ہمدردی کرو۔ اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں سے ہی کرو بلکہ کوئی ہو آدم زاد ہو اور خدا تعالےٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی ہو (اس کے ساتھ احسان کا سلوک روا رکھو) مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے ..... جس قدر نرمی تم اختیار کروگے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کروگے اللہ تعالےٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا کے حوالے کرو ..... تمہیں اُن تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو ان سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہوجاتے ہیں ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پُل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے۔ پس دیندار کو چاہیئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان کسی کا مقابلہ کرتا ہے تو اسے کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے جیسے مقدمات میں ہوتا ہے لیکن آرام اسی میں ہے کہ تم ایسے لوگوں کا مقابلہ ہی نہ کرو۔ سدِّ باب کا طریق رکھو اور کسی سے جھگڑا مت کرو۔ زبان بند رکھو گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گزر جاؤ گویا سنا ہی نہیں۔ ان لوگوں کی راہ اختیار کرو جن کے لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔ اگر یہ باتیں اختیار کروگے تو یقیناً یقیناً اللہ تعالےٰ کے سچے مخلص بن جاؤگے۔ اللہ تعالےٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں۔ وہ خود دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے۔ اس لئے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ۔

اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟ تمہیں تو چاہیئے کہ ایسا نمونہ دکھاؤ کہ جو مخالف خود شرمندہ ہوجاوے، بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے۔

ہمیں اللہ تعالےٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالےٰ پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اسے چھوڑتا ہے تو خدا تعالےٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔ اگرچہ دنیا میں ایسے آدمی بہت موجود ہیں جو ہنسی کریں گے اور ان باتوں پر ٹھٹھا کریں گے مگر تم اس کی پروا نہ کرو۔ خدا تعالےٰ خود اس کے لئے موجود ہے۔ وہ خدا پرانا نہیں ہوگیا جیسے انسان بڈھا ہوکر پیر فرتوت ہوجاتا ہے۔ خدا تعالےٰ وہی ہے جو موسےٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تھا اور وہی خدا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا۔ اُس کی وہی طاقتیں اب بھی ہیں جو پہلے تھیں۔ لیکن جو کچھ میں کہتا ہوں تم اس پر عمل نہ کرو تو میری جماعت میں نہ رہے۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء)

رباعی

مظلوم کی دُعا

مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا — یعنی غضبِ خدا سے بچتے رہنا
رحم و کرم و عطا کی عادت ڈالو — ظلم و ستم و جفا سے بچتے رہنا

(قیس میناؤی کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلح وصفائی اور امن وآشتی کی گم شدہ جنتیں

قسط ۲

مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ ربوہ

جنت کے نظارے ہیں ہر گام عیاں دیکھ

بسا اوقات انسان انجانے میں بغیر کسی ارادہ کے دوسرے کو تکلیف پہنچا دیتا ہے اور اس کے دل میں کوئی غصہ یا ناراضگی نہیں ہوتی مگر جس کو وہ تکلیف پہنچی ہو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے دل میں رنج اور دکھ محسوس کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کی اس نفسیاتی کیفیت کو خوب سمجھتے تھے اور یہ بھی برداشت نہیں کرتے تھے کہ بلا ارادہ بھی کسی دوسرے کو آپؐ سے تکلیف پہنچ جائے اگر کبھی ایسا ہو جاتا تو آپؐ کا دل تڑپ اٹھتا تھا۔ آپؐ کتنے درد بھرے دل کے ساتھ اپنے رب سے یہ دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ میں ایک کمزور اور عاجز انسان ہوں۔ اگر غلطی سے کسی انسان کو تکلیف پہنچا بیٹھوں یا بُرا بھلا کہہ بیٹھوں تو اے خدا تو میرے اس فعل کو اس کے حق میں رحمت کا باعث بنا دے۔ اسے پاکیزگی بخش اور اپنے قرب کی راہوں پر چلا۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن تیرے فضل کے سایہ میں کھڑا ہو۔ (صحیح بخاری)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محض دعا پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آپؐ کا عملی نمونہ یہ ہے کہ اس متاثرہ شخص کو ہر طرح سے راضی اور خوش کرنے کی کوشش کرتے اور بدلہ عطا کرتے۔ مال کی صورت میں یا جیسے بھی ممکن ہو۔ اس کے دل کو اپنی طرف سے صاف کرتے۔ گو صحابہؓ کے لئے تو حضورؐ کی طرف سے کوئی تکلیف بھی انعام اور خوشی کا باعث ہی تھی، مگر حضورؐ کا مقام تو بہت بلند و بالا ہے۔ آپؐ کا سلوک بھی اپنے ہی ظرف کے مطابق ہوتا تھا انسان کامل کے اس خلق عظیم کا ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے قبل صفیں درست کر رہے تھے کہ ایک انصاری صحابی سواد بن غزیہ کے پیٹ پر چھڑی لگا کر فرمایا صف سیدھی کرو۔ اس نے کہا مجھے اس چھڑی سے تکلیف پہنچی ہے میں بدلہ لوں گا۔ حضور نے فرمایا "آؤ بدلہ لے لو" اس نے کہا آپؐ کی چھڑی میرے ننگے جسم پر لگی تھی آپؐ نے کپڑا اٹھایا اور فرمایا "آؤ بدلہ لے لو" وہ آگے بڑھا اور حضورؐ کے جسم مبارک کو چوم لیا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا "یہ کیا" اس نے عرض کیا حضورؐ یہ بدلہ تو محض ایک بہانہ تھا۔ زندگی کا کیا اعتبار ہے کیا پتہ اس دنیا میں میری یہ آخری ملاقات ہو۔ میں نے چاہا کہ اس دنیا میں میرا آخری فعل آپؐ سے پیار ہو۔

صحابیؓ کی محبت اپنی جگہ مگر حضورؐ کی روشن دلی کا کیسا پیارا مظاہرہ ہے۔ حضورؐ کے ہاتھ سے اس کو پہنچنے والی تکلیف یقیناً اس کے لئے ایک لافانی مسرت میں تبدیل ہو گئی۔

ایک بار مال غنیمت کی تقسیم کے وقت ہجوم کی وجہ سے ایک شخص آپؐ پر آ گرا۔ آپؐ نے دست مبارک میں پتلی سی چھڑی کے ذریعہ اسے ٹھوکا دیا۔ چھڑی کا سرا اس کے منہ پر لگا اور اسے خراش آ گئی۔ آپؐ نے فرمایا مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے معاف کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپسی کے بعد جعرانہ کی طرف چلے تو حضرت ابودحمؓ کی اونٹنی آپکی اونٹنی سے بھڑ گئی، اور ان کے جوتے کا کنارہ ران مبارک سے رگڑ کھا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خراش سے تکلیف ہوئی آپؐ نے انکے پاؤں پر ہلکے سے کوڑا مار کر فرمایا "پاؤں ہٹاؤ، میری ران میں خراش آ گئی ہے" ابودحمؓ بہت خوفزدہ ہوئے کہ مبادا وحی کے ذریعہ اس گستاخی کی تنبیہ ہو۔ صبح کو جب قافلہ جعرانہ پہنچ کر خیمہ زن ہوا تو ابودحمؓ حسب معمول اونٹ چرانے نکل گئے مگر دل میں خطرہ لگا رہا اس لیے واپس آتے ہی لوگوں سے دریافت کیا تو بظاہر اس خطرہ کی صحت کے آثار نظر آئے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد فرمایا تھا۔ چنانچہ یہ ڈرتے ڈرتے حاضر خدمت ہوئے لیکن یہ قیصر و کسریٰ کی بادشاہی نہ تھی۔ جس میں ادنیٰ گستاخی بھی سخت ترین پاداش کا مستحق بنا دیتی ہے بلکہ رحمۃ للعٰلمین کے لطف و کرم کا دربار تھا۔ جس میں آقا و غلام اور مالک و مملوک کا کوئی امتیاز نہیں، اور جس کی تعزیرات میں غیظ و غضب، سزا اور انتقام سے زیادہ لطف و ترحم کی دفعات ہیں چنانچہ جب یہ پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم نے مجھ کو تکلیف پہنچائی تھی اس کے بدلہ میں میں نے تمہارے پیر کو کوڑے سے ہٹایا تھا۔ اب اس کے عوض میں بکریاں انعام میں لے لو۔ حضرت ابودحمؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کی رضامندی میرے لیے دنیا و ما فیہا سے بہتر تھی۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک دفعہ ایک مجلس کے قریب سے گزرے جس میں لوگ کسی مجرم کو گالیاں دے رہے تھے۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا:۔

لوگو! بتاؤ اگر تم اس آدمی کو کسی کنوئیں میں پاتے تو کیا اس کو کنوئیں سے نہ نکالتے؟

لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں ہم ضرور نکالتے اس پر انہوں نے فرمایا۔ پھر تم اپنے بھائی کو اس طرح ذلیل نہ کرو۔ اس خدا کی حمد کرو جس نے تمہیں اس گناہ سے محفوظ رکھا۔

لوگوں نے پوچھا کیا آپ اس سے بغض نہیں رکھتے۔

فرمایا میں اس کے عمل سے بغض رکھتا ہوں جب اس نے وہ عمل چھوڑ دیا تو پھر یہ میرا بھائی ہے۔ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۷۴)

آزادی کے چراغ

غلام اُس زمانے میں اور گھریلو ملازم آج بھی سب سے کمزور مخلوق سمجھے جاتے ہیں مگر اللہ والوں کا طریق یہ تھا کہ اگر ان کے ساتھ کوئی زیادتی بھی کر بیٹھتے یا ان کی کوئی غلطی مالک کے لیے ناقابل برداشت ہونے کی وجہ سے کسی تکلیف کا باعث بنتی تو فوراً اس کا بھی کفارہ ادا کرتے اور یہ کفارہ عام حالات میں انکی آزادی پر منتج ہوتا یعنی حیران کن طور پر غلاموں کی غلطی ان کے حق میں ایک عظیم الشان نعمت میں تبدیل ہو جاتی تھی۔ یہ کیسی دلکش جنت تھی جس میں وہ آقا بھی بس رہے تھے اور ان کے غلام بھی جہاں دکھ ہر لمحہ خوشیوں میں بدل رہے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے کسی غلام سے کسی بات پر خفا ہو کر اس کو لعن طعن کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت موجود تھے، دو یا تین بار فرمایا "اے ابوبکرؓ صدیقین اور لعانین دونوں ہرگز ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے"، حضرت ابوبکرؓ نے یہ سنتے ہی بطور کفارہ چند غلام آزاد کر دیئے اور عرض کیا "اب میں کبھی ایسا نہیں کروں گا"۔

ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کو مار رہے ہیں۔ آپ نے وہیں سے آواز دی۔ خبردار ابومسعود! خبردار!

ابومسعودؓ نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ فوراً عرض کیا یارسول اللہ میں نے اس غلام کو آزاد کیا۔ فرمایا "اگر تم آزاد نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ چھوتی"۔

(الادب المفرد۔ باب من لعن عبدہ)

ان واقعات سے صحابہؓ کی پاک باطنی کا کیسا شاندار نمونہ ابھرتا ہے۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کو خوب سمجھتے تھے۔ وہ تو نفرتوں سے جھلسی ہوئی دنیا کو ایک جنت بنا رہے تھے اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی تو ان کے لیے تو یہ لائحہ عمل تھا ؎

خود سراپا نور بن جانے سے کب چلتا ہے کام
تجھ کو اس ظلمت کدے میں نور پھیلانا بھی ہے

ابومسعودؓ نے غلام کو غلامی کی جہنم سے آزاد کر کے آزادی کی جنت دی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے غضب کی جہنم سے نجات دی۔ یقیناً اس پاکیزہ معاشرہ میں جنتیں تقسیم ہو رہی تھیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام چاء کی پیالی لایا۔ جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا الکاظمین الغیظ یہ سن کر امام حسینؓ نے فرمایا کظمت (میں نے غصہ دبایا) غلام نے پھر کہا والعافین عن الناس۔ کظم میں انسان غصہ دبا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی۔ اس لیے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپؓ نے کہا کہ میں نے عفو کیا۔ غلام نے پھر پڑھا۔ واللہ یحب المحسنین۔ محبوب الٰہ وہ ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں آپ نے فرمایا جا آزاد بھی کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود یہ واقعہ بیان کر کے فرماتے ہیں:۔

"راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چاء کی پیالی گرا کر آزاد ہوا"

(تفسیر سورۃ آل عمران زیر آیت ھذا)

بالکل اسی قسم کے واقعات حضرت میمون بن مہران اور احنف بن قیس کے متعلق بھی ملتے ہیں عبداللہ بن محمد الصیارفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ محمد بن اسماعیل (امام بخاری) کی خدمت میں ان کے مکان پر حاضر تھا۔ آپ کی لونڈی آئی اور آپ کی طرف سے نکل چلی اس کے پاؤں کی ٹھوکر سے دوات الٹ کر روشنائی گر گئی۔ امام بخاری نے غصہ سے فرمایا کَیْفَ تَمْشِیْنَ کس طرح چلتی ہے۔ شوخ لونڈی نے جواب دیا اِذَا لَمْ یَکُنْ طَرِیْقٌ کَیْفَ اَمْشِی راستہ نہ ہو تو کیونکر چلوں۔ امام صاحب جواب سن کر بجائے غصہ ہونے کے فرماتے ہیں۔ جا میں نے تجھے آزاد کر دیا۔ الصیارفی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ کو تو اس نے غصہ دلانے کی بات کی آپ نے بجائے غصہ کرنے کے آزاد کر دیا؟ امام بخاری نے فرمایا

اَرْضَیْتُ نَفْسِیْ بِمَا فَعَلَتْ

جو اس نے کیا میں نے اپنے نفس کو اس پر راضی کر لیا ہے۔

دنیا کے پردہ پر یہ انوکھی مثالیں ہیں کہ مالک اپنے غلام کو کسی غلطی پر سزا دے۔ مگر اس رنجش کا داغ اسے آزادی کے پانی سے دھونا پڑے جنت کے قیام کے لیے اس سے اعلیٰ طریق اور کیا ہوگا۔

غلاموں کو تو آزاد کر کے کھوئی ہوئی جنت واپس لی جا سکتی ہے مگر آزاد انسانوں کے ساتھ کیا معاملہ ہو۔ حضرت عائشہؓ تو اس ناراضگی کا میل آنسوؤں سے دھویا کرتی تھیں۔ ایک معاملہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس قدر ناراض ہو گئیں کہ نہ بولنے کی قسم کھالی۔ مگر پھر حضرت ابن زبیرؓ کی درخواست پر انہیں معاف بھی کر دیا۔ مگر عفو تقصیر کے بعد بھی جب ان کو وہ قسم یاد آتی تو اس قدر روتی تھیں کہ دوپٹہ تر ہو جاتا تھا۔

قرآن کریم صحابہؓ کی اسی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ

(النجم - ۳۳)

کہ وہ بڑے بڑے گناہوں اور کھلی بدکاریوں سے بچتے رہتے ہیں اور اگر ذرا سا گناہ کر بیٹھیں تو پچھتانے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں معاف فرمائے گا۔ کیونکہ وہ بڑی وسیع مغفرت والا ہے۔

انہیں جنتوں کی نوید دی جنہیں شانِ صبر و قرار دی

جن لوگوں کے سپرد دنیا میں صلح و سلامتی اور امن و آشتی کی جنت کا قیام کیا گیا انہیں بھی یہی تعلیم تھی اور انہوں نے آگے بھی یہی حقیقت پہنچائی کہ۔

"آپس میں کبھی بھی ایک دوسرے سے نہ لڑو۔ اور غلط فہمیاں دور کرنے کے لیے جہاں تک ہو سکے اپنے حقوق چھوڑ دو"

حضرت مسیح موعود اس مضمون کو ایک اور رنگ میں بیان کرتے ہیں فرمایا۔ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔

یہ سارا مضمون تو دراصل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد عالیہ کی تفسیر ہے کہ

جو شخص اپنے بے بنیاد جھگڑے چھوڑ دے گا تو خدا اسے جنت کے کناروں پر ایک محل عطا کرے گا۔ اور جو اپنا جائز حق چھوڑ کر جھگڑے سے دستبردار ہوگا۔ خدا اس کے لیے جنت کے وسط میں ایک محل تعمیر کرے گا۔ اور جو اس سے زیادہ حسن خلق اور احسان کا معاملہ کرے گا اس کے لیے جنت کی سب سے اعلیٰ اور حسین اور بلند جگہ پر محل تعمیر کیا جائے گا۔

اس حدیث میں جنت کا ذکر ہے وہ انسان اسی دنیا میں اپنے لیے بناتا ہے اور مرنے کے بعد ساتھ لے کر جاتا ہے۔ پس امن کے قیام کی خاطر اپنے حقوق سے دستبرداری تعمیر جنت ارضی کا ایک بہت اہم گر ہے۔

بظاہر اپنے حقوق چھوڑنے والا بزدل اور شکست خوردہ نظر آتا ہے۔ مگر دراصل اس شکست اور بے بسی کے جلو میں بے شمار فتوحات کھڑی ہوتی ہیں جو کوتاہ بینوں کی آنکھ سے اوجھل ہوتی ہیں لیکن خدا والے تو انہیں دل کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

فتح مبین

تاریخ میں اس کی سب سے روشن مثال صلح حدیبیہ ہے جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بظاہر نہایت کمتر شرائط پر کفار مکہ سے صلح کی۔ بلاشبہ یہ ضبط نفس کی بہت بڑی جنگ تھی۔ یہ رضائے خویش اور مرضیٔ خدا کا تقابل تھا۔ ہر طرف آرزوؤں کے سر کاٹے جا رہے تھے۔ اور امنگوں کے سینے چاک کیے جا رہے تھے۔ اور صحابہؓ پر بار بار ایسے ابتلا آئے کہ اگر خدا تعالیٰ کے خاص فضل کا ہاتھ ان کے دل نہ تھامے رکھتا تو وہ صبر کی بازی ہار جاتے۔

مگر بظاہر ذلت و نکبت سے معمور ان تمام حالات کو قرآن کریم اپنے پیاروں کے لئے فتح مبین قرار دیتا ہے اور تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ فتح مکہ دراصل صلح حدیبیہ کا ہی ایک ذیلی عنوان ہے اور اسی کے طبعی نتیجہ کے طور پر رونما ہونے والا واقعہ ہے۔ کیونکہ دراصل حدیبیہ کے میدان ہی میں فتح مکہ کی داغ بیل ڈالی گئی تھی۔

یہ آنحضورؐ کی رفعت شان اور عظمت کردار کا ایک عظیم معجزہ تھا۔ کہ ایک غیر متزلزل عزم اور آہنی ارادہ کے ساتھ اپنے ساتھ اپنے صحابہؓ کے نفوس کی باگیں بھی تھامے ہوئے تھے۔ صحابہؓ کی غیرتیں کفار مکہ کی کند چھریوں سے ذبح کی گئیں مگر انہیں پھڑکنے کی اجازت نہ تھی۔ مگر خدا کی تقدیر نے ان دبے ہوئے جذبات کو شعلۂ جوالہ بنا کر وہی ذلت کفار پر وار کر دی اور خدا کی خاطر ذلت اٹھانے والوں کے سروں پر عزت و حرمت کا تاج رکھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز صلح حدیبیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"صلح حدیبیہ کی اصل روح یہ ہے کہ انتہائی مشتعل جذبات پر بھی خدا کی خاطر قابو پانا ہے اور امن کی حالت کو جنگ کی حالت میں نہیں بدلنے دینا اور اس کے نتیجے میں اتنا فضل ہوا کہ دیکھتے دیکھتے سارا عرب مسلمان ہو گیا۔ یہ صلح حدیبیہ کی برکت تھی"

اور جہاں بھی صلح حدیبیہ کا نمونہ دکھایا گیا وہیں خدا تعالیٰ کے بے شمار فضل نازل ہوئے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے تو اس آدمی سے لڑنے سے انکار کر دیا جو تلوار سونت کر ان کے سر پر آن کھڑا ہوا تھا۔ قرآن کریم آدمؑ کے دو بیٹوں کے درمیان ہونے والے ایک جھگڑے کا ذکر کرتا ہے جو غالباً دنیا میں سب سے پہلا جھگڑا تھا۔ ان میں ایک نے دوسرے بھائی کو جس کے سر پر خون سوار تھا ایک ایسا جملہ کہا جسے قرآن کریم نے بڑے پیار کے ساتھ محفوظ کر لیا۔ اس نے کہا تھا:۔

لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْکَ لِاَقْتُلَکَ ۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ (المائدہ : ۲۹)

کہ اگر تو نے مجھے قتل کرنے کے لیے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا بھی تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ ہرگز تیری طرف نہیں بڑھاؤں گا۔ کیونکہ میں خدائے دو جہاں کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہوں۔

صحابہؓ نے یہی نمونہ زندہ کیا چنانچہ ایک واقعہ یوں آتا ہے کہ:۔

۶۳ھ میں اہالیان حرم رسول اللہ نے علانیہ یزید سے فسخ بیعت کر کے حضرت عبداللہ ابن حنظلہ انصاری کے ہاتھ پر بیعت کی۔ سرکاری لشکر سے مقابلہ پیش آیا جس میں اہل مدینہ کو ہزیمت ہوئی اور حضرت عبداللہ نہایت جانبازی سے لڑ کر مارے گئے۔ اس وقت عجیب تشویش اور اضطراب کا عالم تھا۔ ——— وہ مقام جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرح حرام کیا تھا۔ اہل شام کے ہاتھ قتل و غارت گری کا مرکز بنا ہوا تھا۔

صحابہؓ سے یہ بے حرمتی دیکھی نہیں جاتی تھی اس لیے حضرت ابو سعید خدریؓ پہاڑ کی ایک کھوہ میں چلے گئے تھے لیکن یہاں بھی پناہ نہ تھی ایک فوجی بلائے بے درماں کی طرح پہنچ گیا اور اندر اتر کر تلوار اٹھائی۔ انہوں نے بھی دھمکانے کی خاطر تلوار کھینچ لی مگر وہ آگے بڑھا تو حضرت ابو سعیدؓ نے تلوار رکھ دی اور یہی آیت پڑھی جو آدم کے ایک بیٹے نے دوسرے بیٹے کے سامنے پڑھی تھی۔

لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْکَ لِاَقْتُلَکَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

شامی فوجی یہ سن کر سناٹے میں آ گیا پیچھے ہٹا اور کہا خدا کے لیے بتایئے آپ کون ہیں؟ فرمایا ابو سعید خدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی؟ کہا ہاں، یہ سن کر وہ غار سے نکل کر چلا گیا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ نے خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر فتح حاصل کر لی۔

؎ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

نرالی وضع ہے ان کی زمانے سے نرالے ہیں

حضرت قیسؓ بن عاصم اپنے قبیلہ کے رئیس تھے ایک مرتبہ ایسا واقعہ ہوا کہ ان کے لڑکے کو ان کے بھتیجے نے قتل کر دیا اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ انسان کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے مواقع پر بڑے بڑے متحمل اور بردبار لوگ بھی ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں لوگ مقتول کی لاش اور اس کے ساتھ قاتل کو گرفتار کر کے ان کے پاس لے آئے ہر شخص غور کر سکتا ہے کہ نوجوان فرزند کی لاش اگر سامنے پڑی ہوئی ہو تو ایک باپ کے دل کی کیفیت کیا ہو سکتی ہے اور وہ کس طرح قاتل کو ٹکڑے کر دینا چاہتا ہے تاریخ میں ایسے واقعات بکثرت ملتے ہیں کہ ایسے صدمات کے موقعہ پر کمزور سے کمزور اور بے بس سے بے بس انسان بھی خطرناک اقدام کر گزرے ہیں۔ لیکن حضرت قیسؓ نے ہر قسم کی طاقت اور سامان رکھنے کے باوجود کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی۔ بلکہ صرف اتنا کیا۔ کہ اپنے بھتیجے کو بزرگانہ انداز میں نصیحت کی اور اس کے فعل کی بدی کو اس پر واضح کرتے ہوئے کہا کہ دیکھو۔ تم نے کتنا برا کام کیا اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کی۔ اور اس طرح گنہگار ہوئے اور اس کے علاوہ اپنے چچازاد بھائی کو قتل کر کے قطع رحمی کی۔ اور اپنی خاندانی طاقت کی کمزوری کا موجب ہوئے اور بس اس کے بعد آپ نے اپنے دوسرے لڑکے سے کہا کہ اس کی مشکیں کھول دو اور اپنے بھائی کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرو۔

ایک دفعہ دو صحابہ حضرت امرءالقیس اور حضرت ربیعہؓ عبدان حضرمی کے مابین کسی زمین کی ملکیت کے بارے میں تنازعہ پیدا ہو گیا۔ جس میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتفاق و محبت ہے نعمت بڑی

(مکرمہ عطیہ منان انور صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالمنان انور صاحب مرحوم کنری سندھ)

اتفاق میں برکت ہے۔ ایک اکیلا اور دوگیارہ والی مثل سب نے سنی ہوگی یعنی اگر کوئی شخص اپنے دوسرے بھائیوں سے علیحدگی اختیار کرے گا تو جلد اپنے دشمن کے ہاتھوں تباہ ہو جائے گا اور جو مل جل کر اتفاق سے رہے گا اس کے ہاتھ بوجہ اتفاق خوب مضبوط ہوں گے اور تباہی سے بچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے"

پھر آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:۔

"کیا ہی بدقسمت ہے وہ جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا تعالیٰ کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں زیادہ بزرگ وہ ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدقسمت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں"۔

حقیقت یہ ہے کہ اتفاق اور یکجہتی ایک ایسی نعمت ہے جس سے قومیں پروان چڑھتی ہیں۔ وہ اتفاق اور اتحاد کی برکت تھی۔ جس کی وجہ سے قرون اولیٰ کے مسلمان ہر گام پر کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہوتے چلے گئے۔ چند مٹھی بھر جاں نثاروں کے مقابلہ میں ہزاروں کی تعداد میں مسلح لشکر کا یوں پسپا ہو جانا اور کامیابیوں کا یوں بڑھ چڑھ کر مسلمانوں کے قدم چومنا اتحاد اور اتفاق کا شیریں ثمر تھا۔ تاریخ کے ہر باب سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ جن جماعتوں یا گروہوں میں جب بھی اتفاق کا فقدان ہوا تو بے اتفاقی نے انہیں بلندی کی روشنیوں سے گرا کر پستی کی ظلمتوں میں دھکیل دیا ترقی کی حسین عظمت سے گرا کر تنزل کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینک دیا۔ اس ضمن میں ایک واقعہ ہے ایک شخص کے چار بیٹے تھے لیکن وہ آپس میں ایک منٹ بھی مل جل کر بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ ضعیف آدمی بے چارہ بہت پریشان ہوا۔ ایک مرتبہ وہ بیمار پڑ گیا اس کا آخری وقت قریب آیا تو اس نے چاروں بیٹوں کو اپنے پاس بلایا اور چند دھاگے منگوائے اور پھر ان میں سے ہر ایک کو اپنے پاس بلا کر ایک ایک دھاگہ توڑنے کے لیے دیا جسے ان چاروں نے بآسانی توڑ دیا پھر اس نے چاروں دھاگوں کو یکجا کر کے باری باری لڑکوں کو توڑنے کے لیے دیا مگر وہ اسے نہ توڑ سکے بلکہ الٹا اپنے ہاتھوں کو زخمی کر بیٹھے۔ تب اس بوڑھے نے اپنے لڑکوں کو بتایا اگر تم ان چاروں دھاگوں کی طرح اتفاق سے رہو گے تو ترقی اور کامیابی تمہارے قدم چومے گی ورنہ دشمن اکیلے دھاگے کی طرح تمہیں بآسانی ختم کر دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔ اتحاد کے متعلق زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں، پھر نصیحت کرتا ہوں، پھر نصیحت کرتا ہوں، پھر نصیحت کرتا ہوں پھر کرتا ہوں، پھر کرتا ہوں، پھر پھر پھر کرتا ہوں کہ آپس میں کے تباغض و تحاسد کو چھوڑ دو۔ یہ محمدانہ رنگ چھوڑ دو۔ جو مجھے نصیحت کرنے میں وقت خرچ کرتا ہے وہ دعا میں خرچ کیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل چاہو۔ تمہارے وعظوں کا مجھ بڈھے پر اثر نہیں ہوگا ادب کو ملحوظ رکھو اور ہر ایک کام کرو۔ اور یہ میں اپنی بڑائی کے لیے نہیں کہتا بلکہ تمہارے ہی بھلے کے لیے کہتا ہوں جس طرح صبح دکاندار اپنی دکان کھولتا ہے۔ اس طرح میں بھی اپنی دکان کھولتا ہوں۔ اور بیماروں کو دیکھتا ہوں۔ میں تمہارے ابتلا سے بہت ڈرتا ہوں۔ اس لیے مجھے کھانے کا زیادہ فکر ہوتا ہے۔ بم کے گولے اور زلزلے سے بھی زیادہ خوفناک بات یہ ہے کہ تم میں وحدت نہ ہو۔

خدا تعالیٰ اپنی الہامی کتاب قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۔

(آل عمران آیت: ۱۰۴)

یعنی اللہ تعالیٰ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

اسی طرح حدیث شریف میں ہے۔ تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ تم مومن نہ ہو۔ اور مومن نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو۔ اور کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو گے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے السلام علیکم کو اپنے درمیان ترویج دو۔ اتفاق و اتحاد کی اہمیت دیکھیے کہ جس میں اتفاق و محبت نہ ہو وہ جنت سے بھی محروم رہا۔

حضرت مسیح موعود ملفوظات جلد دوم میں فرماتے ہیں:۔

"کہ تم باہم اتفاق رکھو۔ اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے بھی ..... یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی اگر اختلاف ہوا اور اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں محبت کرو۔ اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دعائیں کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے۔ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو یہ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا قبول نہ ہو تو فرشتہ کی دعا منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو"

حدیث بخاری میں ہے

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو حسد نہ کرو بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو باہمی تعلقات نہ توڑو اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔ اور اس سے قطع تعلق رکھے۔

اتفاق اور محبت کی ہر دور میں ضرورت سمجھی گئی ہے چنانچہ پہلے صحیفوں میں بھی اتفاق اور اتحاد اور محبت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ جیسا کہ انجیل میں ہے۔

۱- اے بھائیو۔ ایک دوسرے کی بدگوئی نہ کرو۔ جو اپنے بھائی کی بدگوئی کرتا ہے یا بھائی پر الزام لگاتا ہے۔ وہ شریعت کی بدگوئی کرتا ہے۔ اور شریعت پر الزام لگاتا ہے۔ اگر تو شریعت پر الزام لگاتے والا ہے تو شریعت پر عمل کرنے والا نہیں بلکہ اس پر حاکم ٹھہرا۔ شریعت کا دینے والا اور حاکم ایک ہی ہے۔ جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے۔ تو کون ہے جو اپنے پڑوسی پر الزام لگاتا ہے؟

(باب ۱۱ آیت نمبر ۱۱ - ۱۲)

(یعقوب کا عام خط)

۲- جو کوئی کہتا ہے کہ میں نور میں ہوں، اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے تو وہ ابھی تک تاریکی میں ہے ۹ جو کوئی اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے۔ وہ نور میں رہتا ہے۔ اور ٹھوکر نہیں کھائے گا ۱۰ لیکن جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی میں ہی چلتا ہے۔ اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں جاتا ہے۔ کیونکہ تاریکی نے اس کی آنکھیں بند کر دی ہیں ۱۱۔

باب نمبر ۲ (یوحنا کا پہلا عام خط)

اتفاق و محبت ایک ایسی نعمت ہے جس کے بغیر انسان کبھی دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے تمام نظام اتفاق کے فقدان کی وجہ سے درہم برہم ہو سکتے ہیں کبھی وہ قوم ترقی نہیں کر پائی جس میں اتفاق اور محبت نہ ہو۔ جب سے دنیا قائم ہوئی ہمیشہ اتفاق و محبت کی ضرورت کو مقدم جانا گیا۔ اتفاق و محبت کے بغیر انسان ہمیشہ ہر قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت سے بھی محروم ہوتا ہے۔

خلافت راشدہ کے دور میں بھی جب تک اتحاد رہا اہل ایمان ترقی ہی کرتے چلے گئے۔ اور یکجہتی کی وجہ سے خلافت جیسی عظیم نعمت بھی قائم رہی لیکن جب انہوں نے اتحاد کو ختم کر دیا اور اتفاق کی ضرورت محسوس نہ کی تو نتیجہ یہ ہوا کہ خلافت جیسی عظیم نعمت بھی ان سے چھن گئی اور ان کی حالت بگڑتی چلی گئی۔

آج بھی ہمیں اتفاق اتحاد اور محبت کی ضرورت ہے۔ آج جبکہ ہماری جماعت احمدیہ ایک بڑے امتحان سے گزر رہی ہے اس پر ایک آزمائش کا وقت ہے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ وہ آپس کے اختلافات کو بھول کر اتحاد کی ڈور تھام لیں۔ اور ہم سب مل کر دعا کریں خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو ہر میدان میں کامیاب کرے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ان مقاصد کو بار آور کرے جن کے پیش نظر حضور نے دور دراز کا سفر اختیار فرمایا ہے۔

اللھم ایّد امامنا وکن معہ حیث کان آمین

مقابلہ مضمون نویسی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

شعبہ تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے سہ ماہی چہارم میں مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" مقرر کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال اس مقابلہ میں شریک ہوں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ" (لقمٰن: ۱۳)

اور جو شخص بھی شکر کرتا ہے اس کے شکر کرنے کا فائدہ اسی کی جان کو پہنچتا ہے

پتے درکار ہیں

(۱) مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد اسماعیل صاحب سابقہ ۱۱۲۸۸ سکونت موسے والا P.O. خاص برانستہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(۲) مکرمہ فضیلت جہاں بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالقادر خان صاحب ۱۱۳۰۶ سابقہ پتہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور

(۳) مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالجلیل صاحب ۱۱۳۰۷ سابقہ پتہ کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور

(۴) رشیدہ فاروقہ زوجہ عبداللہ خان صاحب قادیان ۱۱۲۵۹۔

اگر کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو یا موصیات خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

خاکسار کے پوتے عزیزم مسعود احمد عرب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بروز جمعرات ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ ٹھیکیدار محمد سلیم صاحب کی پوتی اور ٹھیکیدار عبدالستار صاحب کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور صالح بنائے اور درازی عمر عطا فرمائے۔ اور بچی والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین!

(ٹھیکیدار محمد دین دارالصدر غربی۔ الف ربوہ)

درخواستہائے دعا

● خاکسار کی اہلیہ کا آپریشن ہونیوالا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (مسعود احمد خورشید۔ کراچی)

● عزیزم عبدالرحیم بعمر چھ سال کے جبڑوں پر چوٹ لگ گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

(شکیلہ فردوس۔ دارالبرکات ربوہ)

● محترمہ امۃ اللہ بنت ماسٹر حلیم صاحب کی بیٹی کئی دنوں سے بیمار ہے اور حیدرآباد کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

(مبارکہ محمود بشیر آباد)

● میرے والد مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب عرصہ سوا سال سے مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔

مبارکہ اعظم سمبڑیال)

● میرے والد قاضی بشیر احمد کھوکھر ایڈووکیٹ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرے پاؤں میں آبلے نکلے ہوئے ہیں چل پھر نہیں سکتی۔

(ریحانہ حفیظ باسط۔ نشتر روڈ شیخوپورہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

گمشدہ رسید بک

ایک رسید بک لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۷۹۱ گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی کو یہ رسید بک ملے تو جلد لجنہ ربوہ کے دفتر میں پہنچا دیں۔ لجنات اس رسید بک پر کسی کو چندہ نہ دیں۔

(صدر لجنہ ربوہ)

گمشدہ فائل

جامعہ احمدیہ سے آتے ہوئے کل مورخہ ۲۷/۹ بروز جمعرات اقصیٰ روڈ پر میری فائل جس پر "سپر فائل" لکھا ہوا ہے۔ گر گئی ہے اگر کسی دوست کو ملے تو براہ کرم خاکسار کو پہنچا ممنون فرمائیں۔ فائل کا رنگ سبز ہے۔

(بشارت احمد بشیر۔ انس مارکیٹ۔ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت پتہ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینجر)

اعلان دارالقضاء

● مکرم منور احمد صاحب منگلہ کینٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مرحوم چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ کے نام دارالنصر غربی میں ۱۴/۷ قطعہ الاٹ ہے۔ جس پر مکان تعمیر شدہ ہے ہماری والدہ مسماۃ سلیمہ خورشید بیگم صاحبہ اپنے حق سے تینوں بیٹوں کے حق میں دستبردار ہو گئیں ہیں۔ لہٰذا درخواست کی جاتی ہے کہ قطعہ نمبر ۱۴/۷ ہم تینوں بھائیوں کے نام مشترکہ طور پر منتقل فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو مکان و قطعہ مذکورہ پسران میجر انوار احمد خان صاحب مرحوم کے نام انتقال کیا جانے پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء)

نام ورثاء

۱۔ منور احمد صاحب ابن میجر انوار احمد صاحب مرحوم۔
۲۔ طاہر احمد صاحب — " —
۳۔ منصور احمد صاحب — " —
۴۔ سلیمہ خورشید بیگم صاحبہ بیوہ — " —

● مکرم قمر سلطان ولد جان محمد صاحب مرحوم ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد جان محمد صاحب مرحوم ۳۵/۱ فیکٹری ایریا ربوہ وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۳۵/۱ فیکٹری ایریا ربوہ ان کے نام الاٹ شدہ ہے۔ ہم سب وارثان چاہتے ہیں کہ یہ قطعہ ہماری والدہ امۃ الحفیظ کے نام منتقل کر دیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو قطعہ مذکورہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیوہ جان محمد صاحب مرحوم کے نام انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔ (ناظم دارالقضاء)

نام ورثاء:۔

۱۔ امۃ الحفیظ صاحبہ بیوہ جان محمد صاحب مرحوم۔
۲۔ قمر سلطان بیٹا — " —
۳۔ امۃ المتین بیٹی — " —
۴۔ امۃ الجمیل " — " —
۵۔ فرحت نسیم " — " —
۶۔ بشریٰ یاسمین " — " —

● مکرم ظہیر احمد ولد بشیر احمد صاحب مرحوم چک نمبر ۴۹ ج ب ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مرحوم کے نام پلاٹ نمبر ۱۰/۴ رقبہ دس مرلہ دارالنصر غربی ربوہ الاٹ شدہ ہے۔

تمام ورثاء اس بات پر راضی ہیں کہ مذکورہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ اس لئے میرے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو مذکورہ پلاٹ درخواست دہندہ کے نام انتقال کیا جانے پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔ (ناظم دارالقضاء)

● مکرم شفیق سلطان ناصر ابن بدر سلطان اختر مرحوم واہ کینٹ نے درخواست دی ہے کہ والد مرحوم کے نام پلاٹ ۵۴/۸ دارالعلوم شرقی الاٹ شدہ ہے۔

تمام وارث اس بات پر راضی ہیں کہ یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے جن کی رضامندی کی تحریرات شامل ہیں۔ اس لئے میرے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو قطعہ ۵۴/۸ دارالعلوم شرقی ربوہ رقبہ دس مرلہ ترکہ چوہدری بدر سلطان اختر مرحوم مکرم شفیق سلطان ناصر صاحب پسر چوہدری بدر سلطان صاحب مرحوم کے نام انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نام ورثاء۔

۱۔ امۃ القدیر صاحبہ بیوہ بدر سلطان اختر مرحوم
۲۔ رفیق سلطان انور ولد — " —
۳۔ خلیق سلطان انور " — " —
۴۔ قدسیہ ایاز بنت — " —
۵۔ منصورہ راشدہ " — " —
۶۔ محمودہ خانم " — " —
۷۔ شفیق سلطان ناصر ولد — " —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر والہانہ لبیک (چندہ تحریک جدید)

(کوئٹہ بلوچستان)

۱۔	مکرم شیخ محمد حنیف صاحب مع اہل وعیال	۵۵۰۰/- روپے
۲۔	" ملک عبدالرحیم صاحب سلیم " " "	۱۸۰۰/- "
۳۔	" شیخ محمد اقبال صاحب " " "	۳۶۰۰/- "
۴۔	" میاں عبدالقیوم صاحب مع اہل وعیال اور والدین	۶۴۵/- "
۵۔	" حمید علی خان صاحب	۵۰۰/- "
۶۔	" خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب مع اہل وعیال اور والدین	۱۳۳۰/- "
۷۔	" " جمیل احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۱۱۵۰/- "
۸۔	" " طاہر احمد صاحب مع اہل وعیال	۱۴۷۰/- "
۹۔	مکرمہ شہلا اشرف صاحبہ اہلیہ مرزا محمد اشرف صاحب	۵۶۰/- "
۱۰۔	مکرم عبدالصمد صاحب شفیق مع والدہ مرحومہ	۶۱۵/- "
۱۱۔	" چوہدری حمید الدین صاحب ابن نواب الدین صاحب	۵۰۰/- "
۱۲۔	" منیر احمد صاحب فرخ	۲۵۰۰/- "
۱۳۔	" ملک طفیل محمد صاحب	۵۰۱/- "
۱۴۔	" " مظفر احمد صاحب ایس ڈی او مع اہل وعیال	۱۳۰۳/- "
۱۵۔	" ملک داؤد احمد صاحب مع اہل وعیال	۱۱۰۰/- "
۱۶۔	" مبشر احمد صاحب مع اہل وعیال	۷۰۰/- "
۱۷۔	" عبدالہادی صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۱۴۰۰/- "
۱۸۔	" عبدالغفور احسان صاحب مع اہل وعیال	۱۰۰۰/- "
۱۹۔	" نسیم سیفی صاحب مع اہل وعیال	۶۱۰/- "
۲۰۔	" نصیر احمد صاحب	۱۰۰۰/- "
۲۱۔	" ممتاز احمد صاحب	۵۰۰/- "
۲۲۔	" عبدالکریم صاحب غازی (فوٹوگرافر)	۵۵۰/- "
۲۳۔	مکرمہ بشریٰ کریم صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب غازی	۵۴۰/- "
۲۴۔	مکرم چوہدری محمد حیات صاحب مع اہلیہ وعیال	۵۲۰/- "
۲۵۔	" بشارت احمد صاحب جاوید مع اہل وعیال	۶۱۵/ "
۲۶۔	" محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ منجانب اہل وعیال اور والدین	۵۵۰/- "
۲۷۔	" ملک ممتاز صاحب مع اہل وعیال اور والدین	۳۸۷۰/- "
۲۸۔	" نصیر احمد صاحب فاروقی	۲۶۰۰/- "
۲۹۔	مکرمہ غزالہ نصیر صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب فاروقی	۵۵۰/- "
۳۰۔	مکرم حکیم ظفر احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۵۰۰/- "
۳۱۔	مکرم نصیر احمد صاحب فاروقی منجانب آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعود	۵۰۰/- "
۳۲۔	" صوفی بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار مع اہل وعیال	۵۰۰/- "
۳۳۔	" محمد سعد صاحب ٹھیکیدار	۵۰۰/- "
۳۴۔	" مقصود احمد صاحب اوورسیر مع اہل وعیال	۸۰۰/- "
۳۵۔	" لطیف احمد صاحب ہاشمی	۵۰۰/- "
۳۶۔	" محمد شاہد ہاشمی صاحب ابن لطیف احمد صاحب ہاشمی	۶۰۰/- "
۳۷۔	" سید اعجاز احمد شاہ صاحب	۵۰۰/- "
۳۸۔	" شام الحق صاحب	۵۰۰/- "
۳۹۔	" محمد ادریس صاحب ٹھیکیدار مع اہل وعیال	۲۰۷۲/- "
۴۰۔	" سید بصیر حسین شاہ صاحب مع اہل وعیال	۵۳۰/- "
۴۱۔	" مرزا محمد آصف صاحب	۴۰۰۰/- "
۴۲۔	" " " منجانب والدین	۵۰۰/- "
۴۳۔	مکرمہ اہلیہ صاحبہ و بچگان مرزا محمد آصف صاحب	۵۰۰/- "
۴۴۔	مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب	۵۰۰/- "
۴۵۔	" محمد سعید خان صاحب تاجر	۵۵۰/- "
۴۶۔	" سید واجد علی شاہ صاحب مع اہل وعیال اور والدین اور بزرگان	۱۰۰۵/- "

بنی نوع سے ہمدردی

بنی نوع انسان کی ہمدردی اور حمایت پر نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے۔ اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۰۵، صفحہ ۱۰۶)

(نظارت اصلاح وارشاد)

۴۷۔	مکرم عبدالسلام خان صاحب	۵۰۰/- روپے
۴۸۔	" اسد اللہ خان صاحب	۸۰۰/- "
۴۹۔	" شیخ عبدالاحد صاحب	۵۱۰/- "
۵۰	" مرزا منیر بیگ صاحب	۷۰۰/- "
۵۱	" شیخ بشیر احمد صاحب سکھری مع اہل وعیال	۵۷۳/- "
۵۲	" شمس الحق خان صاحب " " "	۵۱۵/- "
۵۳	" احسان الحق خان صاحب ایڈووکیٹ مع اہل وعیال اور والدین	۱۴۵۰/- "
۵۴	" ملک عبدالرحمٰن صاحب مرحوم " " "	۵۴۳/- "
۵۵	" مرزا منور بیگ صاحب برلاس مع اہل وعیال	۲۶۰۰/- "
۵۶	" چوہدری سمیع اللہ صاحب ٹھیکیدار مع اہل وعیال	۱۲۰۰/- "
۵۷	" اسد اللہ صاحب فوٹوگرافر	۶۱۰/- "
۵۸	" قاضی شریف الدین صاحب مرحوم مع اہلیہ صاحبہ	۶۰۰/- "
۵۹	" خالد محمود صاحب باجوہ	۶۰۰/- "
۶۰۔	" چوہدری منور احمد صاحب	۱۸۵۰/- "
۶۱۔	مکرمہ نصرت منور صاحبہ اہلیہ چوہدری منور احمد صاحب	۵۵۰/- "
۶۲۔	مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ مع اہل وعیال اور والدین	۵۴۰/- "
۶۳۔	" میاں منصور احمد صاحب کول مائنز	۵۰۰/- "
۶۴۔	" میاں مسعود احمد صاحب	۵۰۰/- "
۶۵۔	" شوکت علی صاحب	۵۰۰/- "
۶۶۔	" عقیل احمد صاحب ابن محمد شفیع صاحب اوور	۵۵۵/- "
۶۷۔	" ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۵۲۵/- "
۶۸۔	" منصور احمد صاحب مع اہل وعیال رنگ فروش	۵۰۰/- "
۶۹۔	" میاں بشیر احمد صاحب مرحوم	۵۰۰/- "
۷۰۔	" آفتاب احمد صاحب جمال	۱۶۰۵/- "
۷۱۔	" ٹھیکیدار محمد صدیق صاحب	۱۰۰۰/- "
۷۲۔	" شیخ حمید احمد صاحب مع اہل وعیال (دستی)	۷۰۰/- "
۷۳۔	" میاں عباس احمد صاحب	۱۰۰۰/- "
۷۴۔	" زاہد محمود صاحب باجوہ	۵۳۰/- "
۷۵۔	" رانا عبدالباسط خان صاحب	۱۰۰۰/- "
۷۶۔	مکرمہ اہلیہ صاحبہ مرزا محمد ارشد صاحب	۵۱۰/- "
۷۷۔	مکرم احمد دین صاحب بٹ مرحوم	۵۸۰/- "
۷۸۔	" نسیم الدین صاحب بٹ مع اہل وعیال	۱۵۵۰/- "
۷۹۔	" عطاء اللہ خان صاحب " " "	۹۲۵/- "
۸۰۔	" ریاض احمد صاحب بلوچ (تربت)	۱۰۰۰/- "
۸۱۔	" " " " منجانب مولوی محمد یوسف صاحب مرحوم	۱۰۰۰/- "
۸۲۔	" " " " " " والدہ مرحومہ بی بی مکی صاحبہ	۱۰۰۰/- "
۸۳۔	" " " " " " بھائی سخی محمد صاحب مرحوم	۱۰۰۰/- "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"افریقن ورلڈ فیسٹیول" میں جماعت احمدیہ ڈیٹرائیٹ کی شمولیت

بک سٹال کے ذریعہ بیش بہا کتب اور دیگر جماعتی لٹریچر فروخت کیا گیا

امریکہ سے مرکزی مربی مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب سرور ابن محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل اطلاع دیتے ہیں۔

ہر سال گرمیوں کے موسم میں ہر جمعہ ہفتہ اور اتوار کو تین تین دن کے لئے ڈیٹرائیٹ کے شہر میں ہارٹ پلازا کے مقام پر مختلف قسم کے میلے لگتے ہیں۔

امسال افریقن ورلڈ فیسٹیول ۲۴ سے ۲۶ اگست تک بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد ہوا۔ اس میلہ میں تمام افریقن ممالک سے آئے ہوئے وفود مختلف قسم کے سٹال لگا کر اپنی اپنی تہذیب کو پیش کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ڈیٹرائیٹ نے بک سٹال لگا کر اس میلہ میں شرکت کی۔ جس میں دینی لٹریچر فروخت کے لئے رکھا گیا۔

اس میلہ میں شرکت کے لئے ڈھائی تین ماہ قبل سے ہی مکرم ملک ناصر محمود صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈیٹرائیٹ کی سرکردگی میں کوشش شروع کر دی گئی تھی۔ اور جگہ کے حصول کے لئے ۳۰۰ ڈالر جمع کروائے گئے تھے جماعت احمدیہ کے سٹال کو دینی بینرز، بڑے سائز کے چارٹس اور حضرت مسیح موعود کی تصویر اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کی تصاویر سے مزین کیا گیا تھا۔ ہمارا سٹال چونکہ میلہ کے شروع میں ہی تھا اس لئے ہر آنے جانے والا شخص اسے دیکھے بغیر نہ گزرتا۔ کئی احباب و خواتین کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ بعض حضرات سے تو خوب لمبی چوڑی بحث بھی ہوئی۔ ایک غیر ملکی باشندہ کے ساتھ دین حق میں ضرورت کے مقام پر بحث ہوتی رہی۔ ایک سفید فام عیسائی انگریز کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات زیر بحث رہی اور جب انہیں حضرت مسیح موعود کی تصویر دکھائی گئی اور بتایا گیا کہ ہمارے دعویٰ کے مطابق یہ اس زمانہ کے مسیح ہیں تو وہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

ان تین دنوں میں لوگوں نے قریباً ۳۰۰ ڈالر کی دین حق سے متعلق کتب خریدیں۔ اس سٹال کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت کی پانچوں ذیلی تنظیموں نے حصہ لیا اور تین دن تک صبح سے لیکر رات گئے تک کام کیا الحمد للہ!

ڈیٹن سے برادر مظفر احمد ظفر صاحب نیشنل پریذیڈنٹ اور برادر حبیب شفیق صاحب آئے ہوئے تھے اور محترم امیر و مشنری انچارج صاحب کے ارشاد پر خاکسار ظفر احمد سرور سینٹ لوئیس سے ڈیٹرائیٹ پہنچا ہوا تھا۔

"ارشادات عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولیٰ کا حکم بجا لائے اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعات خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکل کر کے کھلا کھلا شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور اس قدر دشمن اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۶ تا ۱۲۰)

"گمشدہ جنتیں" (بقیہ صفحہ ۴)

ربیعہ نے بحیثیت مدعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور شکایت کی آپؐ نے ان سے ثبوت طلب فرمایا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ اگر ثبوت نہ پیش کر سکو گے تو ربیعہ سے قسم لے کر ان کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا لیکن امرؤ القیسؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو شخص اپنا حق سمجھتے ہوئے اسے چھوڑ دے اسے کیا اجر ملے گا۔ آپ نے فرمایا جنت۔ اس پر امرؤ القیس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اس زمین سے ربیعہ کے حق میں دست بردار ہوں۔

امرؤ القیس کو وہ جنت صرف آخرت میں نہیں اسی دنیا میں عطا ہو گئی تھی۔ اسی لیے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لیے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے ..... کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کیے جاؤ۔"

(الوصیت صفحہ ۹۷)

(باقی)

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام لجنات اپنی اپنی مجلس کی سالانہ رپورٹ ۱۰ اکتوبر سے قبل بھجوا دیں۔ رپورٹ کی دو نقول دستی بھجوائی جائیں۔

جزاک اللہ!

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

◆◆◆

پتہ درکار ہے

مکرمہ استانی حور بانو صاحبہ پانی پتی بنت مکرم شیخ فیاض الدین صاحب سابقہ پتہ ۴۹/۲ میکلوڈ روڈ لاہور کے بارہ میں اگر کسی دوست کو علم ہو یا خود موصیہ یہ اعلان پڑھے تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ (وصیت نمبر ۱۱۴۸۱)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تنخواہ ملتے ہی لازمی چندہ جات چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما دیجئے!

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷- اکتوبر

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون 558

کاریں کرایہ پر حاصل کریں

رجوع فرمائیں!

شریف احمد بھٹی

فون 521/431 ربوہ

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

fly the British way

We'll take more care of you.

INFORMATION OFFICE PHONE : 493

British airways

AL-MAHMUD

AQSA ROAD, RABWAH.